سدِ ذوالقرنین اور مفسرین کرام کی آراء

Syed Zul qunain and the Opinions of the Exegetes

ریاض محبوب*

Abstract:

In Surah "Al-Kahf (The Cave), the story of a God-fearing and just ruler and conqueror Zul-Qarnain has been related in answer to the questions put by the disbelievers of Makkah as a test, along with the stories of the "Sleepers of the Cave" and "Moses and Khidr". The identification of this Zul-Qarnain has always been a matter of controversy. Early commentators of the Quran thought that he was Alexander the Great but the characteristics of Zul-Qarnain described in the Qur'an does not corroborate this idea. Now the commentators in general are inclined to believe that Zul-Qarnain was Cyrus, an ancient king of Iran. Another controversy regarding Zul-Qarnain relates to the three military expeditions he undertook. This story has given rise to yet another continued controversy that concerns about the identification and location of the wall built by him. This articles tries to answer these questions in the light of the findings of the following commentators of the Holy Quran: Maulana Maudoodi, Maulana Abul Kalam Azad, Peer Karam Shah Al-Azhari, Maulana Abd-ur-Rahman Kailani, Maulana Abd-ul-Majid Daryabadi, Abdul Haq Muhaddith Dehlvi, Maulana Hifz-ur-Rahman Sewharvi, Maulana Amin Ahsan Islahi, and Ghulam Warith Engineer. Some recent geographical discoveries have also been referred to in this connection.

ذوالقرنین اور سدِ ذوالقرنین کا قصہ سورہ کہف میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے۔

ترجمہ: ''اور اے نبیؐ یہ لوگ تم سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ان سے کہو میں اس کا کچھ حال تم کو سناتا ہوں۔ ہم نے اس کو زمین میں اقتدار عطا کر رکھا تھا اور اسے ہر قسم کے اسباب و وسائل بخشے تھے۔اس نے (پہلے مغرب کی طرف ایک مہم کا) سر و سامان کیا۔ حتیٰ کہ جب وہ غروبِ آفتاب کی حد تک پہنچ گیا تو اس نے سورج کو ایک کالے پانی میں ڈوبتے دیکھا اور وہاں اسے ایک قوم ملی۔ ہم نے کہا، اے ذوالقرنین، تجھے یہ مقدرت بھی حاصل ہے کہ ان کو تکلیف پہنچائے اور یہ بھی کہ ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے۔'' اس نے کہا ''جو ان میں سے ظلم کرے گا، ہم اس کو سزا دیں گے، پھر وہ اپنے رب کی طرف پلٹایا جائے گا اور وہ اُسے اور زیادہ سخت عذاب دے گا اور جو اُن میں سے ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا، اس کے لئے اچھی جزا ہے اور ہم اس کو نرم احکام دیں گے۔''

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج، قصور

پھر اس نے (ایک دوسری مہم کی) تیاری کی۔ یہاں تک کہ طلوعِ آفتاب کی حد تک جا پہنچا۔ وہاں اُس نے دیکھا کہ سورج ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے جس کے لئے دھوپ سے بچنے کا کوئی سامان ہم نے نہیں کیا ہے۔ یہ حال تھا اُن کا، اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا اسے ہم جانتے تھے۔

پھر اُس نے (ایک اور مہم کا) سامان کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اُسے ان کے پاس ایک قوم ملی جو مشکل ہی سے کوئی بات سمجھتی تھی۔ ان لوگوں نے کہا کہ "اے ذوالقرنین ، یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد پھیلاتے ہیں، تو کیا ہم تجھے کوئی ٹیکس اس کام کے لئے دیں کہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک بند تعمیر کر دے؟" اُس نے کہا "جو کچھ میرے رب نے مجھے دے رکھا ہے وہ بہت ہے۔ تم بس محنت سے میری مدد کرو۔ میں تمہارے اور ان کے درمیان بند بنائے دیتا ہوں مجھے لوہے کی چادریں لا دو۔ آخر جب دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو اس نے پاٹ دیا تو لوگوں سے کہا کہ اب آگ دہکاؤ حتیٰ کہ جب (یہ آہنی دیوار) بالکل آگ کی طرح سرخ کر دی تو اس نے کہا "لاؤ"، اب میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیلوں گا۔" (یہ بند ایسا تھا کہ) یاجوج ماجوج اس پر چڑھ کر بھی نہ آسکتے تھے اور اس میں نقب لگانا ان کے لئے اور بھی مشکل تھا۔ ذوالقرنین نے کہا "یہ میرے رب کی رحمت ہے مگر جب میرے رب کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اس کو پیوند خاک کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے۔" (الکہف 18:83-98) (1)

قصہ ذوالقرنین

سورہ کہف آیات ۸۳ تا ۹۸ قصہ ذوالقرنین بیان ہوا ہے جس میں ذوالقرنین کی تین مہمات اور فتوحات کا ذکر ملتا ہے۔ قصے کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالقرنین نے گویا ساری دنیا ہی فتح کر ڈالی تھی اور وہ ایک خدا ترس حکمران اور بہترین منتظم بھی تھا۔ قرآن بتاتا ہے کہ اس کی ایک مہم مغرب الشمس ، دوسری مطلع الشمس اور تیسری ایسے مقام، جہاں کوئی وحشی قوم جسے یاجوج ماجوج کا نام دیا گیا ہے رہتی تھی، کی طرف تھی۔ ذوالقرنین کون تھا؟ تین جنگی سفر کن اطراف میں ہوئے؟ اور ان میں سے کون سے علاقے مراد ہیں؟ وہ تاریخی دیوار کہاں واقع ہے جو ذوالقرنین نے تعمیر کی؟ یاجوج ماجوج سے کونسی قوم مراد ہے اور وہ کہاں رہائش پذیر تھی؟

مفسرین نے اس اہم اور تاریخی قصے پر سیر حاصل بحث کی ہے اور ان علاقوں کا کھوج لگانے کی کوشش ہے جو ذوالقرنین نے فتح کئے تھے اور تاریخ کی روشنی میں ذوالقرنین کا لقب رکھنے والے تاریخ ساز حکمران کے بارے میں عقلی اور نقلی استدلال پیش کیا ہے۔

ہم یہاں مشرق اور مغرب کے سفروں، قوم یاجوج ماجوج اور آخر میں سیّد ذوالقرنین کے بارے میں چند مفسرین کی آرا پیش کریں گے اور اس قصہ کی نسبت سے مذکورہ تاریخی مقامات کا جدید علم جغرافیہ کی رُو سے جائزہ لیں گے۔

ذوالقرنین کون تھے؟

مفسرین نے قرآن میں مذکور ذوالقرنین کا مصداق کئی اہم فاتحین کو ٹھہرایا ہے۔ بعض یونان کے سکندر مقدونی کو اس کا مصداق ٹھہراتے ہیں، بعض کا خیال ہے کہ وہ یمن کے حمیری خاندان کا بادشاہ تھا اور بعض کے نزدیک ایران کے فرمانروا خورس یا سائرس ہی ذوالقرنین ہیں۔ لیکن مفسرین کی اکثریت سائرس یا خورس ہی کو قرآن کا مصداق ٹھہرانے پر متفق نظر آتے ہیں۔ سید مودودی اس بحث کو سمیٹتے ہوئے کہتے ہیں:

"نزول قرآن سے پہلے جتنے مشہور فاتحین عالم گزرے ہیں ان میں سے خورس ہی کے اندر "ذوالقرنین" کی علامات زیادہ پائی جاتی ہیں لیکن تعیین کے ساتھ اسی کو ذوالقرنین قرار دینے کے لیے ابھی مزید شہادتوں کی ضرورت ہے۔ تاہم دوسرا کوئی فاتح قرآن کی بتائی ہوئی علامات کا اتنا بھی مصداق نہیں ہے جتنا خورس ہے۔(2)

مولانا ابوالکلام آزاد جدید تحقیقات کی روشنی میں یہی رائے دیتے ہیں کہ ایران کا سائرس دراصل ذوالقرنین ہے۔

مولانا لکھتے ہیں کہ: " پہلے تو یہ صرف گمان تھا کہ اس خواب (حضرت دانیال کا خواب میں دو سینگوں والے مینڈھے کو دیکھنا) کی وجہ سے یہود سائرس کو ذی القرنین (سینگوں والا) کے لقب سے ذکر کرتے ہیں لیکن ۱۹۳۸ء کے ایک انکشاف نے اس قیاس کی ایک تاریخی حقیقت کو ثابت کر دیا اور معلوم ہو گیا کہ فی الحقیقت شہنشاہ سائرس کا لقب ذی القرنین تھا اور یہ محض یہودیوں کا کوئی مذہبی تخیل نہ تھا بلکہ خود سائرس کا اور باشندگانِ فارس کا مجوزہ اور پسندیدہ نام تھا۔ یہ سائرس کی ایک سنگی تمثال ہے جو اصطخر

کے کھنڈروں میں دستیاب ہوئی۔اس میں سائرس کے دونوں طرف عقاب کے پر بھی ہیں اور سر پر مینڈھے کی طرح دو سینگ ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ میڈیا اور فارس کا شہنشاہ ہونے کے باعث سائرس ذوالقرنین کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔"(3)

ذوالقرنین کی پہلی مہم

ذوالقرنین کی پہلی مہم کے بارے میں مولانا عبدالرحمن کیلانی کہتے ہیں:

"ذوالقرنین کی پہلی مہم مغرب کو، پہلا سفر اس نے اپنی سلطنت کی مغربی آخری حد یعنی ایشیائے کوچک کی آخری حد تک گیا جس سے آگے سمندر ہے جہاں بحر ایجین چھوٹی چھوٹی خلیجوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جہاں پہنچ کر ذوالقرنین کو یوں معلوم ہوا جیسے سورج سیاہی مائل گدلے پانی میں ڈوب رہا ہے۔ وہاں جس قوم سے ذوالقرنین کو سابقہ پڑا وہ جاہل اور کافر قسم کے لوگ تھے اور اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو یہ اختیار دیا کہ چاہے تو انہیں قتل کر دے یا کوئی سخت رویہ اختیار کرے یا اللہ کے فرماں بردار بن جانے کی دعوت دے اور ان سے نرم برتاؤ کرے۔"(4)

صاحب ضیاء القرآن ذوالقرنین کی مہم اور سفر بجانب مغرب الشمس کے بارے میں لکھتے ہیں:

"سائرس کے مورخین بتاتے ہیں کہ جب اس نے میڈیا کو فتح کر کے اپنی سابقہ مملکت فارس کے ساتھ ملا لیا تو اس کے فوراً بعد ایشیائے کوچک کی ایک ریاست جو لیڈیا کے نام سے مشہور تھی۔اس کے بادشاہ کروسیس نے اس پر حملہ کر دیا اور صلح کے تمام ان معاہدات کو بالائے طاق رکھ دیا جو کروسیس اور سائرس کے باپ کے درمیان ہوئے تھے۔سائرس مقابلہ پر مجبور ہو گیا اور اپنے حریف کو جنگ میں شرمناک شکست دی اور لیڈیا کی ساری حکومت پر قابض ہو گیا۔اب تمام ایشیائے کوچک بحرِ شام سے لے کر بحر اسود تک اس کے زیر نگین تھا۔ وہ برابر بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ مغربی ساحل پر پہنچ گیا۔اس نے فارس سے لے کر میڈیا تک چودہ سو میل کا فاصلہ طے کر لیا لیکن سمندر نے اس کی پیشقدمی روک دی۔ اس نے بصد حسرت نگاہ اٹھا کر دیکھا تو حد نظر تک پانی ہی پانی تھا اور سورج اُسکی لہروں ہیں ڈوب رہا تھا۔ ایشیائے کوچک کا مغربی ساحل چھوٹی چھوٹی خلیجوں کا مجموعہ ہے اور سمندر کم گہرا ہونے کی وجہ سے پانی گدلا ہے۔اسی کو قرآن نے ان الفاظ سے بیان فرمایا "وجدھا تغرب فی عین حمئة"۔(5)

صاحب تفہیم القرآن کی تحقیق کے مطابق:

اگر فی الواقع ذوالقرنین سے مراد خورس ہی ہو تو یہ ایشیائے کوچک کا مغربی ساحل ہو گا جہاں بحر ایجین چھوٹی چھوٹی خلیجوں کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ اس قیاس کی تائید یہ بات بھی کرتی ہے کہ قرآن یہاں بحر کے بجائے عین کا لفظ استعمال کرتا ہے جو سمندر کے بجائے جھیل یا خلیج ہی پر زیادہ صحت کے ساتھ بولا جا سکتا ہے۔"(6)

ذوالقرنین کی دوسری مہم (مطلع الشمس)

ذوالقرنین کی دوسری مہم کے بارے میں پیر کرم شاہ الازہری رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس کی دوسری مہم مشرق کی جانب تھی جبکہ مملکت کے مشرقی اطراف میں بعض خانہ بدوش قبائل نے فتنہ وفساد کی آگ بھڑکا دی تو اس کو فرد کرنے کے لیے اسے مشرق کا رُخ کرنا پڑا۔ اور وہ بلخ اور باختر کے قبائل کی سرکوبی کے لیے بڑھا، سب کو مطیع بنایا۔ آگے پہاڑوں کا طویل اور اونچا سلسلہ تھا۔ اس کے باعث آگے بڑھنے کے لیے کوئی راستہ نہ تھا۔"(7)

ذوالقرنین کی تیسری مہم

پیر کرم شاہ الازہری بحرِ خزر اور بحر اسود کے درمیانی علاقے کو ذوالقرنین کی تیسری مہم جوئی کا علاقہ تصور کرتے ہیں۔

"تیسری مہم، اس مہم کے متعلق قرآن نے بتایا کہ ذوالقرنین دو پہاڑوں کے درمیانی درہ تک پہنچا تو وہاں اسے ایک قوم ملی جو ان کی بولی سمجھنے سے قاصر تھی۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سدین سے مقصود کاکیشیا کا پہاڑی درہ ہے۔ اس کے داہنی طرف بحر خزر ہے جس نے شمال اور مشرق کی راہ روکی ہوئی ہے۔ بائیں جانب بحر اسود ہے جو شمال مغرب کے لیے قدرتی رکاوٹ ہے۔ درمیانی علاقہ میں اس کا سر بفلک سلسلہ کوہ ایک قدرتی دیوار کا کام دے رہا ہے۔ اس درمیانی درّے کے علاوہ شمالی قبائل کے لیے ادھر آنے کا کوئی راستہ نہیں تھا اور یقیناً یہیں سے یاجوج وماجوج آکر ان پر حملہ کرتے اور ان کے علاقہ کو تاخت وتاراج کیا کرتے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں دو پہاڑوں کے درمیان ایک سد (بند) تعمیر کر کے ان کا راستہ بند کر دیا گیا۔ جو لوگ اس علاقہ میں آباد تھے اور آئے دن یاجوج ماجوج کے حملوں سے ان کا امن برباد

ہوتا رہتا تھا۔ انھوں نے ہی سائرس سے التجا کی ہو گی کہ وہ انھیں اس بلائے بے درماں سے نجات دلائے"۔(8)

عبدالرحمن کیلانی رائے دیتے ہیں کہ :

"ذوالقرنین کے تیسرے سفر کی سمت کا قرآن میں ذکر نہیں ہے تاہم قیاس یہی ہے کہ یہ شمالی جانب تھا اور شمالی جانب وہ قفقاز (کاکیشیا) کے پہاڑی علاقہ تک چلا گیا۔"(9)

مولانا مودودی تیسری مہم کی جغرافیائی صورت حال پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"چونکہ آگے یہ ذکر آرہا ہے کہ ان دونوں پہاڑوں کے اُس طرف یاجوج ماجوج کا علاقہ تھا، اس لیے لامحالہ ان پہاڑوں سے مراد کاکیشیا کے وہ پہاڑی سلسلے ہی ہو سکتے ہیں جو بحر خزر (کیپیئن) اور بحر اسود کے درمیان واقع ہیں۔"(10)

یاجوج ماجوج کون ہیں؟

یاجوج ماجوج اور ان کے وطن مالوف کے بارے میں سید مودودی لکھتے ہیں :

یہ تو قریب قریب محقق ہے کہ یاجوج ماجوج سے مراد روس اور شمالی چین کے وہ قبائل ہیں جو تاتاری منگولی، ھن اور سیتھین وغیرہ ناموں سے مشہور ہیں اور قدیم زمانے سے متمدّن ممالک پر حملے کرتے رہے ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہے کہ ان کے حملوں سے بچنے کے لیے قفقاز کے جنوبی علاقے میں دربند اور داریال کے استحکامات تعمیر کیے گئے تھے۔ لیکن یہ ابھی تک ثابت نہیں ہو سکا ہے کہ خورس ہی نے یہ استحکامات تعمیر کیے تھے۔(11)

مولانا عبدالماجد دریاآبادی یاجوج ماجوج کی جائے پیدائش کو متعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

یاجوج وماجوج بظاہر یہ وہ منگولی قبیلے معلوم ہوتے ہیں، جو پہاڑوں کی دوسری طرف آباد تھے اور کبھی کبھی موقع پا کر یلغار کرتے ہوئے ترکوں کے درمیان گھس آتے تھے۔ یاجوج اور ماجوج کا اشتقاق اہل لغت نے مادہ اج سے کیا ہے جس کے معنی آگ کے شعلہ مارنے اور پانی کے تموج و تلاطم کے ہیں۔ ان کے یہ نام ان کی شدت شورش کی بنا پر پڑے۔ بائبل کے شارحین بھی آج تک ان کی تعیین میں مضطرب ہیں۔ کوئی یاجوج وماجوج کو دو قومیں قرار دیتا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ ماجوج قوم کا نہیں مقام کا نام ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یاجوج یافث بن نوح کی نسل سے ہے۔ عام طور پر ان لوگوں کی سکونت ایشیائے کوچک

اور آرمینیا میں سمجھی گئی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ وہی قومیں ہیں جو (سیتھین(Saythians کہلاتی ہیں۔(12)

دنیا کی پانچ بڑی دیواریں

مولانا عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی تفسیر میں دنیا کی پانچ بڑی اور تاریخی دیواروں کا ذکر کیا ہے اور یہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ ان میں سے سدِ ذوالقرنین کہاں واقع ہے؟

دیوارِ اول

"جبل قوقیا کے پرے سمندر کے رخ مستطیل ٹکڑا ہے۔ قوقیا غالباً کوہ الطائی کو کہتے ہیں اور اسی کے موڑ میں ایک جگہ وہ دیوار ہے اور کوہ طیٔ کے پرلی طرف منچولیا اور منگولیا مغلوں کی قومیں ہیں جن کو یاجوج سے تعبیر کرتے ہیں اور یہ لوگ سخت خونخوار اور سفاک کافر تھے جن کا پیشہ شکار تھا پہلے زمانوں میں یہ لوگ ادھر تو چین کے ملک پر تاخت وتاراج کیا کرتے تھے جن کے روکنے کے لئے حضرت مسیح سے تخمیناً 235 برس پیشتر فغفور چین نے یہ دیوار بنائی تھی جس کی لمبائی کا اندازہ بارہ سو میل سے لے کر پندرہ سو میل تک کیا گیا ہے۔

دیوارِ دوم

"دوسری وہ دیوار جو جبل الطی کے کسی درے کو بند کئے ہوئے ہے جس کا ابن خلدون نے بھی ذکر کیا ہے اور اس کو اکثر مورخین اسلام و سیر یاجوج کہتے ہیں جس کی تحقیق خلفائے عباسیہ کے عہد میں کی گئی تھی۔

دیوارِ سوم

"تیسری دیوار ایک مستحکم دیوار بنی ہے جو غیر قوموں کو روکنے کے لئے ملک آذر بائیجان کے سرے پر بحیرہ طرستان کے کنارہ جبل قبق کے گھاٹ بند کرنے کے لئے بنالی گئی تھی۔

دیوارِ چہارم

"دیوار تبت کے شمالی پہاڑوں میں بمقام راست بنائی گئی ہے اس کی نسبت نزھۃالمشتاق میں یہ لکھا ہے کہ:

"یہ شہر راست جو دو پہاڑوں کے درمیان ہے اس سمت سے خراسان کا اخیر کنارہ ہے جہاں ایک راستہ ہے جہاں سے ترک دھاوا کیا کرتے تھے اس کو فضل بن یحییٰ برمکی نے دروازہ لگا کر بند کر دیا۔ وہ دیوار بالاتفاق وہ دیوار نہیں کہ جس کا قرآن مجید میں ذکر ہے کیونکہ یہ نزول قرآن کے بعد بنائی گئی ہے۔"

دیوارِ پنجم

"بحر شامی یا بحر روم کا مشرقی کنارہ جو شام سے ملا ہوا ہے اس میں چند جزائر ہیں جو ایشیائے کوچک سے ملتے ہوئے جن میں سے ایک جزیرہ روڈس ہے اور ایک جزیرہ پلونس ہے کہ جس کو ہزار میل کے فاصلے تک دریا گھیرے ہوئے ہے۔ اس کا خشکی کی طرف ایک راستہ ہے جو میل کا فاصلہ ہے اس کو کسی قیصر روم نے دیوار بنا کر بند کر دیا۔ چنانچہ نزھۃالمشتاق میں لکھا ہے کہ:

"یہ معلوم نہیں کہ یہ دیوار اب بھی قائم ہے یا نہیں مگر یہ بھی بالاتفاق وہ دیوار نہیں کہ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور نہ وہ دیوار مراد ہو سکتی ہے کہ جس کو بعض علماء نے ملک اندلس کے پہاڑوں میں بتلایا ہے۔"(13)

پانچ دیواروں کا تحقیقی جائزہ

مذکورہ پانچ دیواروں میں سے وہ کون سی دیوار ہے جسے ہم سدذوالقرنین کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں، یہ ایک اہم سوال ہے جس کا مفسرین نے جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ ذیل میں نامور مفسرین کی آراء کا خلاصہ پیش کیا جارہا ہے۔ بعض حضرات دیوار چین کو ہی سدِ ذوالقرنین کہتے ہیں اور یاجوج ماجوج کا نام چینی قوم پر چسپاں کرتے ہیں۔ حالانکہ دیوار چین سیمنٹ اور اینٹوں سے بنائی گئی ہے جبکہ سدِ ذوالقرنین کے متعلق قرآن نے واضح طور پر کہا ہے کہ یہ لوہے کی چادروں اور پگھلے ہوئے تانبے سے بنائی گئی ہے۔ دیوار چین کے بانی کے متعلق تمام تاریخ دان متفق ہیں کہ وہ مغفور چین ہے جو کہ ایک کافر و مشرک انسان تھا لہٰذا وہ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کی شخصیت کا مصداق نہیں ہو سکتا۔

امام الہند ابوالکلام آزاد

ابوالکلام آزاد اس سلسلہ میں یوں رقم طراز ہیں:

''اب ایک سوال اور غور طلب ہے کہ ذوالقرنین نے جو سد تعمیر کی تھی وہ درہ داریال کی سد ہے یا دربند کی دیوار؟ یا دونوں؟ قرآن میں ہے کہ ذوالقرنین دو پہاڑی دیواروں کے درمیان پہنچا۔ اس نے آہنی تختیوں سے کام لیا۔ اس نے درمیان کا حصہ پاٹ کے برابر کر دیا۔ اس نے پگھلا ہوا تانبا استعمال کیا۔ تعمیر کی یہ تمام خصوصیات کسی طرح بھی دربند کی دیوار پر صادق نہیں آتیں۔ یہ پتھر کی بڑی بڑی سلوں کی دیوار ہے اور دو پہاڑی دیواروں کے درمیان نہیں ہے بلکہ سمندر سے پہاڑ کے بلند حصے تک چلی گئی ہے۔ اس میں آہنی تختیوں اور پگھلے ہوئے تانبے کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ پس یہ قطعی ہے کہ ذوالقرنین والی سد کا اطلاق اس پر نہیں ہو سکتا۔

البتہ درہ داریال کا مقام ٹھیک ٹھیک قرآن کی تصریحات کے مطابق ہے یہ دو پہاڑی چوٹیوں کے درمیان ہے اور جو سد تعمیر کی گئی ہے اس نے درمیان کی راہ بالکل مسدود کر دی ہے۔ چونکہ اس کی تعمیر میں آہنی سلوں سے کام لیا گیا تھا اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جارجیا میں ''آہنی دروازہ'' کا نام قدیم سے مشہور چلا آرہا ہے اسی کا ترجمہ ترکی میں ''وامر کپو'' مشہور ہو گیا۔ بہر حال ذوالقرنین کی اصل سد یہی ہے ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد خورس نے یا اس کے جانشینوں نے یہ دیکھ کر کہ کاکیشیا کا مشرقی ڈھلوان بھی خطرہ سے خالی نہیں دربند کی دیوار تعمیر کر دی ہو اور نوشیرواں نے اسے اور مضبوط کیا ہو یا ممکن ہے کہ فی الحقیقت نوشیرواں ہی کی تعمیر ہو۔

دربند کی دہری دیوار 1796ء تک موجود تھی جس کی تصویر ایک روسی سیاح کی بنائی ہوئی ایچ والڈ (Eichwald) نے اپنی کتاب ''کواکیسیس'' میں نقل کی ہے لیکن 1904ء میں جب پروفیسر جیکسن نے اس کا معائنہ کیا تو گو آثار باقی تھے لیکن دیوار گر چکی تھی البتہ اکہری دیوار اکثر حصوں میں اب تک باقی ہے۔''(14)

مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی کی تحقیق

مولانا اس سلسلہ میں یوں رقم طراز ہیں:

"تیسری قابل ذکر وہ سد جو دربند (قزوین) یا کاکیشین وال کے مغربی جانب میں ایک درہ کو بند کرتی ہے۔ یہ دربند سے مغرب کی جانب کاکیشیا کے اندرونی حصوں میں آگے بڑھتے ہوئے ملتا ہے اور درہ داریال کے نام سے مشہور ہے اور قفقاز اور تفلس کے درمیان واقع ہے یہ درہ کاکیشیا کے بہت بلند حصوں سے ہو کر گزرا ہے اور قدرتی طور پر پہاڑ کی دو بلند چوٹیوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس کو فارسی میں درہ آہنی اور ترکی میں وامرکپو کہتے ہیں۔

"پس جب آج کے مشاہدے سے یہ بھی ثابت ہے کہ داریال کا یہ درہ دو چوٹیوں کے درمیان گھرا ہوا ہے اور تاریخی حقائق بھی اس کو تسلیم کرتے اور واضح کرتے ہیں۔ نیز واثق باللہ کے کمیشن نے اپنا یہ مشاہدہ بیان کیا ہے کہ یہ دیوار لوہے اور پگھلے ہوئے تانبے سے تیار کی گئی ہے تو بلاشبہ یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ یہی دیوار وہ سد ذوالقرنین ہے جس کا ذکر قرآن عزیز نے سورہ کہف میں کیا ہے، کیونکہ قرآن عزیز کے بتائے ہوئے دونوں وصف صرف اسی دیوار پر منطبق ہوتے ہیں۔"(15)

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی تحقیق

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ یوں رقم طراز ہیں:

"ذوالقرنین کی تعمیر کردہ دیوار کے متعلق بعض لوگوں میں یہ غلط خیال پایا جاتا ہے کہ اس سے مراد مشہور دیوار چین ہے حالانکہ دراصل یہ دیوار قفقاز (Caucasus) کے علاقہ داغستان میں دربند اور داریال (Darial) کے درمیان بنائی گئی تھی۔ قفقاز اس ملک کو کہتے ہیں جو بحیرہ اسود (Black Sea) اور بحیرہ خزر (Caspian Sea) کے درمیان واقع ہے۔ اس ملک میں بحیرہ اسود سے داریال تک تو نہایت بلند پہاڑ ہیں اور ان کے درمیان اتنے تنگ درّے ہیں کہ ان سے کوئی بڑی حملہ آور فوج نہیں گزر سکتی۔ البتہ دربند اور داریال کے درمیان جو علاقہ ہے اس میں پہاڑ بھی زیادہ بلند نہیں ہیں اور ان میں کوہستانی راستے بھی خاصے وسیع ہیں۔ قدیم زمانے میں شمال کی وحشی قومیں اسی طرف سے جنوب کی طرف غارت گرانہ حملے کرتی تھیں اور ایرانی فرماں رواؤں کو اسی طرف سے اپنی مملکت پر شمالی حملوں کا خطرہ لاحق رہتا تھا۔ انہی حملوں کو روکنے کے لئے ایک نہایت مضبوط دیوار بنائی گئی تھی جو 50 میل لمبی 290 فٹ بلند

اور دس فٹ چوڑی تھی۔ ابھی تک تاریخی طور پر یہ تحقیق نہیں ہو سکی ہے کہ یہ دیوار ابتداء کب کس نے بنائی تھی؟ مگر مسلمان مورخین اور جغرافیہ نویس اسی کو سد ذوالقرنین قرار دیتے ہیں اوراس کی تعمیر کی جو کیفیت قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے اس کے آثار اب بھی وہاں پائے جاتے ہیں۔(16)

امین اصلاحیؒ کی تحقیق

موصوف اس سلسلہ میں یوں رقم طراز ہیں:

''قفقاز کے درہ داریال میں ایک آہنی دیوار موجود ہے سیاحو نے اپنے سفر ناموں میں اس کا تذکرہ بھی کیا ہے روایات میں ہے کہ عباسی خلیفہ واثق نے اس دیوار کی تحقیات پر پچاس افراد کی ایک ٹیم مقرر کی جس نے اس کے موقع محل کا سراغ لگایا اس دیوار کو لوگ دارایانوشیر واں کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن زیادہ شواہد اس بات کے حق میں ہیں کہ یہ کیخسرو نے تعمیر کروائی ہوگی مثلا یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ کیخسرو کی سلطنت کی شمالی حد کوہ قفقاز تک تھی اتنا وسیع علاقہ زیر نگیں کر لینا صرف اس صورت میں ممکن ہے جب اس نے علاقہ کو فتح کرنے کے لئے کوئی اقدام کیا ہو کورش نام کا ایک شہر اور ایک دریا کوہ قفقاز کے علاقے میں اب تک موجود ہے۔ اجنبی دیوار کو گورا کا نام دیا جاتا ہے جو کورش ہی کی بگڑی ہوئی شکل معلوم ہوتی ہے یہ دیوار دھات سے دو پہاڑوں کے درمیان بنی ہوئی ہے اور اس کے نچلے حصے میں برسات کے پانی کے نکلنے کے لئے کچھ جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔''(17)

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

پیر کرم شاہ ازہریؒ اس سلسلہ میں لکھتے ہیں:

''بحر خزر کے مغربی ساحل پر ایک قدیم شہر دربند آباد ہے یہ ٹھیک اس مقام پر واقع ہے جہاں کا کیشیا کا سلسلہ کوہ ختم ہوتا ہے اور بحر خزر سے مل جاتا ہے۔ یہاں ایک دیوار ہے جس کا طول پچاس میل اور اونچائی انیتس فٹ اور موٹائی دس فٹ (انسائیکلوپیڈیا) اس مقام سے مغرب کی طرف درہ داریال جو دو بلند پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے یہاں بھی قدیم زمانے سے ایک دیوار ہے اور اسے آہنی دروازے کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے خیال کے مطابق آخری دیوار وہ ہے جو قرآن میں مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم:(18)

مولانا عبدالرحمن کیلانیؒ کی تحقیق

موصوف یوں رقم طراز ہیں:

"اور سد ذوالقرنین وہ دیوار ہے جو جبل الطیٔ کے کسی درہ کو بند کئے ہوئے ہے جس کا ابن خلدون نے بھی ذکر کیا ہے اور اکثر مورخین اسلام اس کو سد یاجوج ماجوج بھی کہتے ہیں۔ جبل الطیٔ منچوریا اور منگولیا میں حائل ہے اور اسی پہاڑ کے بیچ میں ایک درہ کشادہ تھا جہاں یاجوج ماجوج کی قومیں حملہ آور ہوتی تھیں۔ اس درے کو ذوالقرنین حمیری بادشاہ نے بند کروایا تھا اور یہ دیوار اب تک موجود ہے۔(19)

صاحبِ تبیان القرآن محمد وارث انجینئر کی تحقیق

غلام وارث انجینئر سد ذوالقرنین کے ساتھ دیگر کئی دیواروں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بعض کا خیال ہے کہ یہ وہ دیوار ہے جو چھٹی قبل مسیح میں سیتھین قوم کا کیشیا والوں کے حملوں سے محفوظ کرنے کے لئے سائرس نے بنوائی تھی۔ یہ پہاڑوں کے درمیان درہ کو بند کر کے بنوائی گئی تھی۔ بحر خزر کے مغربی ساحل پر بمقام شہر دربند آباد، جہاں کا کیشیا کا سلسلہ کوہ ختم ہوتا ہے۔ درہ داریل Darial Pass کا مقام Viadixaukaz ہے (یونانی میں کا کیشیا، روسی زبان میں کیوکز اور فارسی میں قفقاز ایک ہی لفظ ہے) یہاں بھی ایک قدم دیوار موجود ہے جو پتھر اکو اور سیسہ سے بنائی گئی ہے اور آہنی دروازہ سے موسوم ہے۔"(20)

عبدالماجد دریاآبادی کی تحقیق

مولانا عبدالماجد دریاآبادی سد ذوالقرنین کا وجود تسلیم کرتے ہیں مگر اس کے حدود اربعہ سے اختلاف کرتے دکھائی دیتے ہیں:

"صدیوں بعد سیاحوں کے مشاہدہ میں ایک آہنی دیوار مقام دربند میں نظر آئی اور اس کا نام سدِ سکندری ہی مشہور تھا اور وہ پھاٹک باب الحدید ہی کہلاتا تھا۔ یہ دربند نہیں جو بحر قزوین کے مشرقی ساحل پر علاقہ قفقاز میں واقع ہے جیسا کہ بعض مفسرین جدید کو دھوکا ہوا ہے۔ بلکہ یہ وہ دربند ہے جو علاقہ وسط ایشیا کے مشرقی حصہ میں ضلع حصار میں واقع ہے بخارا سے کوئی ۱۵۰ میل جنوب مشرق میں ۳۸ درجہ شمال عرض البلد اور ۶۷ درجہ مشرق طول البلد ہے۔ اس کا ذکر مشہور یورپین سیاح مارکوپولو نے اپنے سفر نامہ میں بھی کیا ہے۔ نیز انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا طبع یازدہم جلد ۱۳ میں ص: ۵۲۶ پر ہے"۔(21)

خلاصہ بحث

دیوار قفقاز کو سدِ ذوالقرنین کہنے والے اپنے موقف کی حمایت چار دلائل پیش کرتے ہیں۔

1۔دیوار قفقاز دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔

2۔یہ دیوار سورج کے غروب ہونے کے مقام پر واقع ہے۔

3۔یہ دیوار لوہے اور تانبے سے بنائی گئی ہے۔

4۔یہی وہ دیوار ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ دیوار ذوالقرنین ہے۔

کتب احادیث اور سدّ ذوالقرنین

کتب احادیث کا جائزہ لیں تو سدِ ذوالقرنین کی صفات میں یہ بھی شامل ہے کہ اس دیوار کو قیامت کے قریب تک سلامت رہنا ہے مگر دیوار قفقاز کے بارے میں مندرجہ بالا بحث میں یہ بات کی گئی ہے کہ وہ ایک بار گر چکی ہے۔اگر یہ مان لیا جائے کہ وہ گر چکی ہے تو یاجوج ماجوج کا خروج بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ جبکہ احادیث میں یہ بات صراحت کے ساتھ کہی گئی ہے کہ ان کا خروج قرب قیامت ہو گا اور ان کی ہلاکت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بد دعا سے ہو گی۔

حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’دجال کو قتل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر وحی بھیجے گا میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ ان سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں لہٰذا آپ میرے مسلمان بندوں کو کوہِ طور کی پناہ میں لے جائیں۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا تو وہ ہر اونچائی سے نکل بھاگیں گے ان کا پہلا حصہ جب بحیرہ طبریہ سے گزرے گا اس کا سارا پانی پی جائے گا جب ان کا آخری حصہ بحیرہ طبریہ پر پہنچے گا تو کہے گا کبھی اس سمندر میں پانی تھا یا نہیں؟ پھر آگے چلیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس اور کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر دیا آئو اب ہم آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں چنانچہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون آلود واپس پلٹائے گا(اور وہ سمجھ لیں گے کہ ہم نے آسمان والوں کو بھی قتل کر دیا ہے)اس دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے مسلمان ساتھی کوہِ طور میں محصور ہوں گے(اور ان کا سامان خورد و نوش ختم ہو جائے گا) حتیٰ کہ ایک بیل کا سر سو دینار سے بہتر ہو گا چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے(اس مصیبت سے نجات کے لئے)دعا کریں

گے۔اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پرایک عذاب بھیجے گا ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا فرمادے گا جس سے وہ سارے کے سارے اس طرح یک دم مر جائیں گے جس طرح ایک آدمی مرتا ہے۔اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوران کے ساتھی کوہِ طور سے واپس تشریف لے آئیں گے لیکن زمین پرایک بالشت بھر جگہ یاجوج ماجوج کی لاشوں سے خالی نہیں پائیں گے جن سے بدبواور سرانڈ اُٹھ رہی ہو گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوران کے اصحاب پھر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع فرمائیں گے (یعنی دعا کریں گے) اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بڑے اونٹوں کے برابر ہوں گی وہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں کہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا وہاں لے جا کر پھینک دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی اور زمین کو دھوڈالے گی یہاں تک کہ اسے کسی باغ کی مانند (بدبو سے) پاک اور صاف کردے گا۔"(22)

ایک دوسری حدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ:" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا سے رویت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر اس کے بعد یاجوج ماجوج کا خروج ہو گا وہ ہر اونچی جگہ سے دوڑتے ہوئے آئیں گے وہ ان (لوگوں) کے شہروں کو روندڈالیں گے۔ ہر چیز کو تباہ و برباد کردیں گے۔ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے۔ پھر لوگ میرے پاس (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) شکایت لے کر آئیں گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یاجوج ماجوج کے لئے بددعا کروں گا اور اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کرڈالے گا۔"(23)

مذکورہ احادیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یاجوج ماجوج کا فتنہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہو گا اور ان کی ہلاکت کا سبب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا بنے گی۔

مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں گزشتہ صفحات میں بیان کردہ تفسیری دلائل کا جائزہ لیں دیوارِ قفقاز کو دیوارِ ذوالقرنین کہنے والوں پر درج ذیل اعتراضات اُٹھتے ہیں۔

1۔ سدِ ذوالقرنین کو قیامت تک قائم رہنا ہے جبکہ سدِ قفقاز کافی عرصہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہے اور مسمار ہو چکی ہے۔

2۔ سدِ ذوالقرنین مکمل طور پر لوہے اور تانبے سے بنائی گئی ہے جبکہ سدِّ قفقاز کے بارے میں یہ میٹریل ثابت نہیں ہو سکا۔

3۔سدِذوالقرنین کی پچھلی جانب یاجوج ماجوج قید ہیں جب کہ سدِ قفقاز کی پچھلی جانب یاجوج ماجوج کی صفات رکھنے والی کوئی قوم آباد نہیں ہے۔

جاوید احمد غامدی کی رائے

جاوید احمد غامدی سد ذوالقرنین کے بارے میں تمام مفسرین سے الگ رائے رکھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جرمنی کے مشہور شہر برلن کے درمیان جو دیوار بنائی گئی ہے وہی سد ذوالقرنین ہے اس سلسلے میں موصوف اپنی تحقیق ان الفاظ میں رقم کرتے ہیں:

''مذہب اشتراک کے علمبردار... کم و بیش پون صدی تک اس دنیا ہیں فطرت کے خلاف برسرجنگ رہے...ان کے لئے یوم فصل تو یوم قیامت ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہی ہوا جس کا ہونا مقدر تھا۔ دیوار برلن ٹوٹ گئی۔ مادیت کا یہ مولود فساد اپنی مادر مہرباں کے وجود میں تحلیل ہوا۔ ماں اور بیٹے کا الگ تشخص ہمیشہ کے لئے ختم ہوا۔ یاجوج ماجوج آپس میں گلے ملے اب امریکہ روس میں ہے اور روس امریکہ میں۔(24)

موصوف کی پوری تحقیق کی تلخیص کی جائے تو درج ذیل باتیں ہمارے سامنے واضح ہوتی ہیں:

۱۔ دیوار برلن ہی سد ذوالقرنین ہے۔

۲۔ دیوار برلن کئی سالوں سے مسمار ہو چکی ہے۔

۳۔ روس اور امریکہ کے باشندے یاجوج ماجوج کا مصداق ہیں۔

۴۔ یاجوج ماجوج کا خروج ہو چکا ہے۔

حوالہ جات

1) سید ابوالاعلی مودودی، ترجمہ قرآن، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، ص: 771-773

2) سید ابوالاعلی مودودی، تفہیم القرآن، ادارہ تعمیر انسانیت لاہور، 1969، 3/44

3) مولانا ابوالکلام آزاد، ترجمان القرآن، اسلامی اکادمی لاہور، 1976، 2/401

4) مولانا عبدالرحمٰن کیلانی، تیسیر القرآن، مکتبہ السّلام لاہور، 1425ھ، 2/265

5) پیر کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، 1399ھ، 3/48

6) سیدابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن،ادارہ تعمیر انسانیت لاہور،1969ء،3/45
7) پیر کرم شاہ الازہری،ضیاء القرآن،ضیاء القرآن پبلیکیشنزلاہور،1399ء،3/48
8) پیر کرم شاہ الازہری،ضیاء القرآن،ضیاء القرآن پبلیکیشنزلاہور،1399ھ،3/49
9) مولانا عبدالرحمٰن کیلانی، تیسیر القرآن،مکتبہ السّلام لاہور1425ھ،2/257
10) سیدابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن،مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور1969ء،3/46
11) سیدابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن،مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور،1969ء،3/44
12) مولانا عبدالماجد دریابادی، تفسیر ماجدی، مجلس نشریاتِ قرآن کراچی،2002ء،3/158
13) محمد عبدالحق حقانی دہلوی ، تفسیر فتح المنان المعروف بہ تفسیر حقانی ، مکتبہ الحسن لاہور،153-6/156
14) مولانا ابوالکلام آزاد، ترجمان القرآن،اسلامی اکادمی لاہور،1976ء،2/502-501
15) مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی، قصص القران،ادارہ اشاعت دینیات لاہور،2/131
16) ابوالاعلی سید مودودی، تفہیم القرآن،مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور،1969ء،3/771
17) مولانا امین احسن اصلاحی،تدبر قرآن،فاران فاؤنڈیشن لاہور،2005ء،4/621
18) پیر کرم شاہ الازہری،ضیاء القرآن،ضیاء القرآن پبلیکیشنزلاہور1399ھ،3/49
19) مولانا عبدالرحمٰن کیلانی، تیسیر القرآن،مکتبہ السلام لاہور،1425ھ،2/256
20) غلام وارث انجینئر،تبیان القرآن،کالجئیٹ ایجوکیشن لاہور،4 / 1226
21) مولانا عبدالماجد دریابادی، تفسیر ماجدی،3/260
22) صحیح مسلم،/4 2250
23) سنن ابن ماجہ 2/1365
24) ماہنامہ ''اشراق'' اکتوبر1990ء، شذرات صفحہ 4-7